یقین کیجیے! ان کا لٹریچر صرف سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت کا منکر نہیں بلکہ وہ الحاد و زندقہ کے دنگل میں بھولو پہلوان کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی پرویز صاحب کے ہاں انکارِ حدیث سے اصل مقصود اسلام میں قرآن کے نام پر نئے دین کی ترویج ہے جس کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر زمانۂ حال تک کے معمول بہ اسلام اور مسلمان رہنماؤں کے انکار سے نفرت دلا کر مرکزِ ملت کی نئی بنیاد پر حکومتی مذہب کی دعوت ان کا پہلا تمہیدی مرحلہ ہے۔

ان کا "مرکزِ ملت" دراصل شاہی پاپائیت اور برہمنیت کی قسم کی ایک شے ہے جس میں قرآن کے مفہوم کی حتمی تعبیر کا حق صرف اسلامی جمہوریہ کے سربراہ کو دینے کی کوشش کی جا رہی ہے، چونکہ موصوف سرکاری ملازمت کے اونچے منصب پر فائز رہے ہیں اور سربراہوں سے ان کا خصوصی تعلق بھی رہا ہے، اس لیے اگر موصوف ایسی باتیں کرتے ہیں تو غیر متوقع بات نہیں ہے، لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ: علمائے حق کے جائز مقام اور منصب کو پاپائیت اور برہمنیت سے تعبیر کر کے ان کو بدنام کرنے کے لیے خون پسینہ ایک کر رہے ہیں مگر اپنی حالت یہ ہے کہ "مرکزِ ملت کے نام" پر "دینی تعبیر" کی اجارہ داری کے لیے خود ایک پوپ اور برہمن کا صنم تراشنے میں مصروف ہیں۔ اس لیے وہ علم کے بجائے عموماً داؤ پیچ سے لیس ہو کر آگے بڑھتے ہیں، بابِ حدیث میں تشکیک، تضحیک اور جارحیت کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں، مگر یاں ہمہ قرآنی فکر اور قرآن دانی کے واحد اجارہ دار بھی بنتے ہیں اور بلا استثناء تمام احادیث اور حاملین سنت کے ایک بے خبر مگر بے درد محاسب اور نقاد بھی ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی لن ترانیاں تعلیاں اور پھبتیاں تخرّوں کی حد تک بڑھ گئی ہیں، اور جتنا سوچتے ہیں اس میں تعمیر سے زیادہ تخریب کا پہلو غالب رہتا ہے۔ جدلی رنگ کے مغالطات اور وساوس کی دھاک بٹھاتے چلے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ نے طلوعِ اسلام اور ان کا دوسرا لٹریچر پڑھ کر یہ محسوس کیا ہوگا کہ جب وہ ملتِ اسلامیہ کی تاریخ اور ماضی کی طرف بڑھتے ہیں تو جارحانہ شان سے بڑھتے ہیں اور پورے سرمایہ حدیث کو اضحوکۂ روزگار بنا کر دم لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جناب پرویز علی الانفراد احادیث کے جزوی کمزور نمونے دکھا کر ساری احادیث کو ٹھکراتے ہیں۔

ان کی تکنیک یہ ہے کہ: ایک حدیث لے کر اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ: اب کوئی کیسے احادیث پر اعتماد کرے۔

یعنی چونکہ یہ حدیث ضعیف ہے لہٰذا ساری حدیثیں ضعیف اور ناقابلِ عمل ہیں۔ چہ خوب!

مولانا مودودی۔ اس کے برعکس مولانا مودودی سنت کو شریعت کا دوسرا ماخذ تصور کرتے ہیں، اور